ساری قوم بھی مخالف ہوجائے تو پروا نہ کی جائے۔ اگر حکومت بھی اشاعت توحید سے مانع ہو تو اس مقصد کی ادائیگی میں اس کی طاقت کو پرِ پشہ کے برابر مت سمجھو۔ اگر اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے قوم سے بائیکاٹ کرنا پڑے تو ضرور کرو۔ اگر وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دو۔ اور ہجرت کر جاؤ۔ اگر رضائے الٰہی کے لئے بیوی بچوں کو بے سروسامان اور تن تنہا بھی چھوڑنا پڑے تو اس پر ایسا توکل ہو کہ پروا نہ کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ محسوس کیا کہ قومی تعلقات توحید پر عمل پیرا ہونے کی راہ میں مانع ہیں تو آپ نے قومی تعلقات کو توحید پر قربان کر دیا اور ساری قوم اور کل رشتہ داروں کا یہہ کہکر بائیکاٹ کر دیا۔ انا براء منکم و مما تعبدون من دون الله کفرنا بکم وبدء بیننا و بینکم العداوة والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا بالله وحدہ۔ "میں تم سے اور تمہارے معبودوں سے سخت بیزار ہوں۔ اور یہ بیزاری اسوقت تک بحال رہے گی جب تک کہ تم اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان نہ لاؤ"

یہ کہکر اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کر لی مگر توحید اور صداقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ یہی توحید مسلمانوں کی مقصد براری کا مرکز ہے۔ فائز المرام ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جبتک توحید کے جذبات دل میں نہ ہوں سارے اعمال عبث ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو یہی فرمایا "پہلے توحید کا اعلان کرو اس کے بعد فرائض کی طرف توجہ دلاؤ۔

اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوا خدا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اے خدا تو تمام مسلمانوں کو توحید پر چلنے کا شوق دے آمین

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(محمد سیف الرحمٰن صاحب مدنی متعلم جماعت ثالثہ مدرسہ رحمانیہ دہلی)

برادرانِ اسلام! بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج تیرہ سو برس کے بعد ہم اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ وہ رسولؐ۔ اللہ اللہ۔ جن کی شان میں خداوند تعالیٰ اپنے قرآن مجید و فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دین میں کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ وہ وحی ہوتی ہے جن کی پیروی کا قرآن مجید خود صاف صاف الفاظ میں حکم بجزم کرتا ہے وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ جو چیز تم کو ہمارا پیارا رسولؐ دے اسکو بسر تسلیم قبول کر لو اور جس سے وہ تم کو منع فرماوے اس سے فوراً رک جاؤ۔ لیکن ہم ہیں کہ غفلت کی چادر اوڑھے ہوئے پڑے ہیں۔ مجال ہے کہ کچھ ذرا سا بھی دل پر اثر پڑ جائے نہیں ہرگز نہیں اس غفلت سے بیدار ہوناہی نہیں۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ جہاں ہم اپنے محبوب خدا کی اطاعت میں یکتا تھے وہاں آج ہمارا یہ حال ہے

کہ آپ کی اطاعت کیا بلکہ آپ کی مخالفت میں سرگرم نظر آرہے ہیں۔ اگر کوئی بندۂ خدا و محب و مطیع رسولؐ ہم کو منع کرتا ہے تو ہم ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کی نہ پرواکرتے ہوئے اس کو وہابی، کافر، بددین وغیرہ سے ملقب کرتے ہیں ؎

کوئی کہتا ہے لا مذہب کوئی گمرہ بتاتا ہے ✣ کوئی کہتا وہابی ہے کوئی شیطاں بناتا ہے
غرض سنت کے پیرو کو ہر اک ایسا بتاتا ہے ✣ کہ کافر شانِ مسلم کو برا جیسا بتاتا ہے
شمشیر

ناظرین کرام! دیکھئے پھر دیکھئے ذرا غفلت کی چادر کو ہٹا کے دیکھئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو آپ کے صحابہ کرام نے کس طرح سے ادا کیا تھا اور واقعی اطاعت کی حقیقت کو انھوں ہی نے سمجھا تھا اور اس پر بعینہٖ اسی طرح جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا تھا برابر عمل پیرا رہے بہت سے صحابہ اتباع سنت کے بحر زخار میں ایسے مستغرق تھے کہ انھیں اسی اتباع میں ایسا لطف آتا تھا کہ کسی کو اپنے محبوب ترین چیز میں بھی وہ لطف حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے کو ایک حدیث سنائی جس کا مفہوم یہ تھا کہ عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت ہے لیکن اسکے جواب میں جب انکے لڑکے نے کہا کہ ہم تو انکو مسجد سے ضرور روکینگے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں تو حدیث رسولؐ پیش کرتا ہوں اور تو اپنا قول اسی بنا پر تا دم زیست کلام ترک و منقطع کردیا۔

معزز ناظرین۔ یہ ہے اتباع سنت اور اسی کا نام ہے اطاعت رسول جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی مومن نہیں ہوگا تاوقتیکہ میں اسکے ماں باپ اسکے بچے اور اسکے کل اقارب وغیرہ سے بڑھ چڑھکر محبوب نہ ہوں۔

لیکن ہم کو اس کی کوئی پرواہ ہی نہیں حالانکہ اتباع سنت و اطاعت رسولؐ کی تاکید میں خود ذات باری تعالیٰ اپنے قرآن کریم و کتاب قدیم میں صاف طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ؔ کہدیجئے اے رسولؐ ان لوگوں کو کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کو تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تم کو اللہ تعالیٰ اور بخش دیگا گناہ تمہارے اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہدیجئے اے محمدؐ اطاعت کرو اللہ اور رسول کی پس اگر پھر جائیں وہ اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا کافروں کو۔

دیکھئے اپنے غور و فکر سے کام لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں منکرین رسول کو کافر قرار دیا ہے دوسری جگہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلناک علیھم حفیظاً، یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص پھر جائیگا یعنی اطاعت نہیں کریگا پس ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا ہے ان پر نگہبان۔ مطلب یہ ہے کہ رب العزۃ نے اپنے رسول کی اطاعت کو بعینہٖ اپنی اطاعت اور نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے۔